احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 21 نومبر 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 21 نومبر 2014ء 27 محرم 1436 ہجری 21 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 263

بے حد کرم

تیرے احسانوں کا کیوں کر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا
تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا

(درثمین۔ دعا حضرت اماں جان)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اماں جان کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔

آپ کی خاص صفات یہ ہیں کہ آپ بے انتہا صابرہ ہیں اور پھر شاکرہ۔ ہر وقت کلمات شکر الٰہی آپ کی زبان پر جاری رہتے ہیں۔ دعاؤں کی آپ بہت ہی عادی ہیں۔ گو فرماتی ہیں کہ اب اس زور کی دعا کمزوری کے سبب سے مجھ سے نہیں ہو سکتی جس میں میری طاقت بہت خرچ ہوتی تھی۔ نماز آپ بے حد خشوع اور خضوع سے ادا فرماتی ہیں۔ اس کمزوری کے عالم میں آپ کے سجدوں کی طوالت دیکھ کر بعض وقت اپنی حالت پر سخت افسوس اور شرم معلوم ہوتی ہے۔

غریبوں کے لئے خاص طور پر دل سے تڑپ رکھتی ہیں۔ ہر وقت کسی کو مدد پہنچانے کا آپ کو خیال رہتا ہے۔ خیرات میں آپ کا ہاتھ کسی کی حالت سنتے ہی سب سے اول بڑھتا ہے۔ اپنے نوکروں پر خاص شفقت فرماتی ہیں۔ اگر کسی مزاج دار خادمہ کے تنگ کر دینے پر کبھی کچھ سخت کہتی بھی ہیں تو میں نے دیکھا کہ جب تک اس کو پھر خوش نہ کر لیں زبان سے بھی اور کچھ دے دلا کر بھی آپ کو خود آرام نہیں ملتا۔ ان کے آرام کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ ہم لوگ بھی اگر دو تین بار اوپر تلے کوئی کام کہہ دیں تو فرماتی ہیں کہ بس اب وہ تھک گئی ہے اس بیچاری میں اتنی طاقت کہاں ہے وغیرہ۔

اس عمر میں اس وقت تک بھی کسی پر اپنا بار نہیں ڈالتیں۔ خادموں کو بھی تکلیف نہیں دیتی۔ اپنے ہاتھ سے ہی زیادہ تر کام کرتی ہیں۔ بار بار اس حال میں کہ ضعف سے ٹانگیں کانپ رہی ہوتی ہیں خود کرسی پر چڑھ کر حجرہ (کمرہ کا نام ہے) میں جا کر جو چیز نکالنی ہو، لاتیں۔ (خادمہ) چھوٹی لڑکیوں کو بیٹی کہہ کر پکارنا، ان کے کپڑوں اور کھانے پینے کا خود ہی خیال رکھنا، دوسری عورتوں پر نہ چھوڑنا آپ کا طریق ہے۔ بلکہ اتنا پیار آپ ان سے فرماتی ہیں کہ وہ اکثر بہت سر چڑھ جاتی ہیں۔ آپ کا معیار عصمت عام نقطہ نظر سے بہت ہی بلند ہے۔ یہ ایک خصوصیت آپ کے اخلاق کی مدنظر رکھنے کے قابل ہے عورت کی عزت کے بے حد نازک ہونے کے متعلق اکثر نصیحت فرماتی ہیں۔ عورتوں کا بھی آپس میں زیادہ بے تکلف ہونا یا فضول مذاق وغیرہ آپ کو بے حد گراں گزرتا اور ناپسند ہے۔ جو بیوی اپنے شوہر سے زیادہ محبت کرے۔ اس کے ذکر سے خوش ہوتیں اور پسندیدگی کا اظہار فرماتی ہیں۔

شکوہ اور چغلی سے آپ کو از حد نفرت اور چڑ ہے۔ نہ سننا پسند کرتی ہیں نہ خود کبھی کسی کا شکوہ کرتی ہیں۔ اس معاملہ میں آپ کا وقار بہت بلند درجہ ہے کہ کبھی شکوہ کرنا یا کسی کی جانب سے تکلیف پہنچے تو اس کا اظہار کرنا پسند نہیں فرماتیں۔ نہ یہ پسند فرماتی ہیں کہ کوئی دوسرا اس کو محسوس کر کے آپ کے سامنے اس کے جاننے تک کا اظہار کرے۔

مرضی کے خلاف بات کو اکثر سنی ان سنی کر دیتی ہیں۔ اور یہ نہیں پسند فرماتیں کہ وہ ذکر زبانوں پر آئے یا کسی کی جانب سے گستاخانہ یا خلاف بات کا آپ کے علم میں آجانا ہم لوگوں تک پر ظاہر ہو۔

کل احمدیہ جماعت سے آپ کی سچی مادرانہ محبت بھی ایک خصوصیت سے قابل ذکر چیز ہے آپ کو خدا نے یونہی ماں نہیں بنایا بلکہ میں دیکھتی ہوں کہ ایک ماں کی تڑپ بھی ہر فرد کے لئے آپ کے دل میں بے حد رکھ دی ہے۔ عام جماعت کے لئے، خاص افراد کے لئے خصوصاً (مربیان) کے لئے بہت التزام سے دعائیں فرماتی ہیں اور تڑپ سے فرماتی ہیں۔ بعض دفعہ کسی کا ڈاک میں خط آتا ہے تو ایسی تڑپ سے باآواز بلند اس کے لئے دعا فرماتی ہیں کہ پاس بیٹھنے والوں کے دل میں بھی حرکت پیدا ہو جائے۔ میں نے بھی اکثر صرف حضرت والدہ صاحبہ کے نام پر خط پڑھ کر اور آپ کی تڑپ دیکھ کر بہت لوگوں کے لئے دعائیں کی ہیں کیونکہ اکثر خط آپ کو سنانے پڑتے ہیں۔ صرف لکھنے والوں پر موقوف نہیں۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ جنہوں نے کبھی خاص تعلق حضرت والدہ صاحبہ سے ظاہر نہیں رکھا۔ ان کے لئے بیٹھے بٹھائے خیال آ گیا ہے اور آپ پھڑک پھڑک کر دعا فرما رہی ہیں۔ (اکثر پرائیویٹ مجالس میں) باآواز بلند خدا کو پکارنے اور باآواز دعا کرنے کی آپ کی عادت ہے۔ استغفار بہت کثرت سے فرماتی ہیں۔ (الفضل 25۔ اپریل 1952ء)

میرے ساتھ نہ رہے گا

❁ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مشعلِ راہ

مال ہوتے ہوئے بھی بھروسہ خدا پر ہی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے علیحدگی اختیار فرمائی اور بالا خانے میں قیام فرمایا، میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؐ ایک خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، اس پر کوئی چادر یا گدیلا وغیرہ نہیں ہے اور چٹائی کے اثر سے آپؐ کے بدن مبارک پر نشان پڑ گئے ہیں۔ آپ ایک تکیے سے سہارا لئے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے تھے۔ کمرے کے باقی ماحول پر نظر کی تو وہاں چمڑے کی تین خشک کھالوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دعا کریں اللہ آپ کی امت کو فراخی عطا کرے۔ ایرانیوں اور رومیوں کو دنیا کی کتنی فراخی عطا ہے حالانکہ وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے عمر! تم بھی ان خیالوں میں ہو۔ ان لوگوں کو عمدہ چیزیں اسی دنیا میں پہلے عطا کر دی گئی ہیں۔ مومنوں کو آئندہ ملیں گی''۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ التحریم باب تبتغی مرضاۃ ازواجك)

تو یہاں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کہ مال کی اتنی ہوس نہ کرو اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ، مومن کا یہی سرمایہ ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال سے منع فرما دیا۔ وہ بھی روایت ہے کہ جب ایک کافر نے اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں آنحضرتؐ کی بکریوں کا ریوڑ دیکھا اسے وہ بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ تو آپؐ نے اسے سارا دے دیا۔ اس کا مطلب ہے آپؐ کے پاس اتنی جائیدادیں اور باغ بھی تھے اور بکریوں کے بہت بڑے بڑے ریوڑ بھی تھے لیکن آپ نے صرف ان پر انحصار نہیں کیا کہ اس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں کہ میری کل جائیداد اور سرمایہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا اور یقین تھا اس کا آپؐ نے ہمیشہ اظہار فرمایا اور ہم سے بھی یہی توقع رکھی کہ ہمارے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے وہ اعتماد اور وہ ایمان پیدا ہو جائے۔

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کر لائیں۔ چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے۔ (یعنی جو وہاں سے ٹیکس وغیرہ وصول ہوئے تھے) تو انصار کو اس کا علم ہوا وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ گئے۔ جب آنحضرتؐ نے نماز پڑھ لی اور آپ مقتدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں کا ایک ہجوم تھا آپؐ نے اپنے سامنے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کی آمد سے متعلق سن لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوش کن خبر کی امید رکھو۔ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے یعنی غربت اور ضرورت پوری نہ ہونے کا خوف نہیں ہے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ دنیا کے خزانے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا''۔ (بخاری کتاب الجہاد۔ باب الجزیۃ والموادعۃ)

(روزنامہ الفضل 3/اگست 2004ء)

استاذی المکرّم حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب کی یاد میں

آرہی ہے یاد سرور شاہ کی
حضرتِ استاذ عالی جاہ کی

عشقِ احمد جن کو لایا کھینچ کر
ہو گئے قربانِ حق وہ سر بسر

آ گئے وہ چھوڑ کر سارا جہاں
دیکھ کر حُسن و جمالِ قادیاں

ادّعائے علم و ساداتی غرور
ہو گئے کافور احمد کے حضور

حضرتِ احمد کے دیوانے ہوئے
شمعِ نورانی کے پروانے ہوئے

خدمتِ دینی رہا ان کا شعار
کٹ گئی یوں زندگیٔ مستعار

جامعہ میں آپ ہی افسر رہے
پھر وصایا میں بھی خدمت کر رہے

عالمانِ احمدیت نامور
آپ کے ہی فیض سے ہیں بہرور

ماہِ رمضاں درس قرآں آپ کا
بیت اقصیٰ میں روحانی فضا

تھے مناظر اس قدر وہ کامگار
مولوی تھے آپ کا ادنیٰ شکار

وہ مقامِ ''مُدّ'' وہ تاریخی خصام
جب ثناء اللہ پہ کی حجت تمام

مل گیا جس پر غضنفر کا خطاب
دیکھئے ''اعجاز احمد'' کی کتاب

آہ وہ لمبی نمازیں آپ کی
شاہدِ ذوق و سرورِ سرمدی

ہم میں یہ ہمت کہاں طاقت کہاں
دل میں آتش ہو تو اٹھتا ہے دھواں

پا گئے وہ احمدیت میں مقام
اُن پہ ہو رحمت خدا کی والسّلام

ظفر محمد ظفر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

غزوات وسرایا

غزوۂ بدر سے غزوۂ اُحد تک کا درمیانی عرصہ

مکرم بریگیڈئیر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

تعارف:

غزوہ اُحد غزوہ بدر کے تقریباً ایک سال کے بعد ہوئی۔ اس عرصہ میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے۔ اس دوران میں مسلمان عمومی طور پر تبلیغی کارروائیوں، نومسلموں کی مدینہ کی طرف ہجرت، لوکل یہودی قبائل سے معاملات، مدینہ کے اردگرد کے قبائل سے معاہدوں کی تجدید، مدینہ کے حفاظتی انتظامات، مکہ سے شام جانے والے تجارتی راستوں کی domination اور اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے میں مصروف رہے۔ جبکہ مکہ کے سردار بدر کی شکست کے بعد مسلمانوں سے انتقام لینے اور انہیں مکمل طور پر ختم کرنے کے پروگرام بناتے رہے۔ جس کے لئے انہوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تیاری اور دوسرے قبائل سے رابطے شروع کر دیئے تھے۔

ان غزوات وسرایا کے مقاصد

❁ **مختلف قبائل سے معاہدے:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اردگرد آباد قبائل اور خاص طور پر ان قبائل سے جو کہ مکہ سے شام کے راستے پر آباد تھے معاہدے کئے تاکہ جنگ کی صورت میں قریش ان قبائل سے مسلمانوں کے خلاف مدد نہ لے سکیں۔ غزوۂ بدر کے بعد قریش نے ان قبائل سے بھی رابطے کرنے شروع کر دئے تھے اس لئے مسلمانوں کے لئے اب ضروری ہو گیا تھا کہ اپنے حلیف قبائل کے ساتھ مسلسل رابطوں میں رہیں۔

❁ **خبر رسانی (intellegence):** ایک بڑا مقصد دشمن کی نقل وحرکت (movement) اس کی تعداد (strength) اور ارادے (intention) کے بارے میں معلومات لینا بھی تھا تاکہ کسی بھی خطرے کی صورت میں بروقت اطلاع (early warning) مل سکے اور دشمن مدینہ پر اچانک اور بےخبری میں حملہ نہ کر سکے۔ اس عرصہ میں ہونے والی مہمات میں عمومی طور پر مسلمانوں نے دشمن کے بارے میں بروقت اطلاع ملنے پر فوری کارروائیاں کیں جن کے سبب دشمن نہ صرف surprise ہوئے بلکہ وہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہ کر سکے۔

❁ **مدینہ کے اردگرد کے علاقے کو زیر اثر (dominate) کرنا:** مسلمان دستوں (troops) کی حرکت (physical movement) کے ذریعہ مدینہ کے اردگرد کے علاقے کو زیر اثر کرنا تاکہ علاقے کے لوگوں اور دشمن کو پتہ رہے کہ مسلمان چوکس ہیں۔ اسی طرح دشمن کی آزادانہ نقل وحمل (movement) پر نظر رکھنا (monitor) اور ضرورت پڑنے پر اسے روکنا۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے اطراف میں چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں اور مسلح دستے روانہ کرتے تھے۔

❁ **مکہ سے شام جانے والے راستوں کو زیر اثر (dominate) کرنا:** غزوہ بدر کے بعد ان راستوں کو قریش کی تجارتی کارروائیوں کے لئے مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا۔

❁ **مدینہ کو ایک آزاد اور طاقتور ریاست کے طور پر متعارف کروانا:** غزوہ بدر کے بعد مدینہ اب عرب کے مسلمانوں کے لئے ایک محفوظ جگہ تصور کی جا رہی تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ مدینہ کی اس حیثیت کو قائم رکھا جائے اور یہاں پر امن کا ماحول قائم رہے۔

غزوات وسرایا کی تفصیل

اس عرصہ میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے ان مہمات کی تاریخوں اور دشمن کی تعداد کے بارے میں مکمل اور درست معلومات مہیا نہیں ہیں۔

غزوہ قرقرۃ الکدر

یہ مہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم شوال 2 ہجری کو لے کر نکلے۔

تعداد: مسلمانوں کی ایک جمعیت (بعض روایات کے مطابق 200 صحابہ)

بنو سلیم/ بنو غطفان کے لوگ ابھی اکٹھے ہو رہے تھے۔

جنگ کی کارروائی

1۔ مسلمانوں کو غزوہ بدر سے واپس آئے ابھی چند ہی دن ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ نجد کے رہنے والے دو قبائل بنو سلیم اور بنو غطفان قریش مکہ کی شہ پر ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے قرقرۃ الکدر میں جمع ہو رہے ہیں۔

2۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فوری طور پر (غزوہ بدر کے صرف 7 دن بعد) مسلمانوں کی ایک جمعیت (200 صحابہ) کو لے کر پیش بندی کے لئے نجد کے لئے روانہ ہو گئے۔

3۔ جب اسلامی لشکر اچانک وہاں پہنچا تو دشمن کی فوج ان کی اطلاع ملنے پر وہاں سے تتر بتر ہو کر پہاڑوں میں چھپ گئی۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے اس reaction کی توقع نہیں کر رہے تھے۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں ایک دستہ روانہ کیا لیکن ان کا کوئی سراغ نہ ملا۔

5۔ دشمنوں کے اونٹوں کا ایک بڑا گلہ (500 اونٹ) مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا جسے اس زمانے کے جنگی قوانین کے مطابق انہوں نے اپنے قبضے میں کر لیا۔

6۔ اسلامی لشکر وہاں پر تین روز قیام کر کے واپس مدینہ آ گیا۔

تجزیہ

1۔ **انٹیلیجنس:** مسلمانوں کی بہتر انٹیلیجنس کے سبب دشمن کے لشکر کے اکٹھے ہونے، اس کی تیاری اور ارادے کے بارے میں معلومات مل گئیں۔

2۔ **اچانک پن:** اسلامی لشکر کے اچانک قرقرہ الکدر پہنچنے کا دشمن پر ایسا اثر ہوا کہ بڑی تعداد کے باوجود وہ لڑے بغیر وہاں سے بھاگ گئے۔

3۔ **پہل (Initiative):** جو فریق بھی حملے میں پہل کرتا ہے اسے حملے کے وقت، سمت اور فوج کی تعداد کے علاوہ ہدف کے چناؤ میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

4۔ **فوری کارروائی:** اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اطلاع ملنے پر فوری کارروائی نہ کرتے اور دشمن کو تیاری اور مزید فوج اکٹھی کرنے کا موقع مل جاتا تو مسلمانوں کا کافی نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔

غزوہ سویق

اس غزوہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے تقریباً 2 ماہ بعد ذوالحجہ 2 ہجری میں نکلے۔

تعداد: مسلمان ایک جمعیت

قریش مکہ: 200 مسلح سواروں کا لشکر ابوسفیان کی کمانڈ میں۔

جنگ کی کارروائی

چونکہ جنگ بدر میں قریباً تمام رؤسا قریش قتل ہو چکے تھے اور اب مکہ کی ریاست کا سردار ابوسفیان بن حرب بن چکا تھا جس نے بدر کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک بدر کے مقتولین کا انتقام نہ لے گا کبھی اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا اور نہ ہی اپنے بالوں کو تیل لگائے گا۔

جنگ بدر کے قریباً 2 ماہ کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں ابوسفیان اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے 200 مسلح قریش کی جمعیت لے کر مکہ سے روانہ ہوا اور نجد کے راستے سے ہوتا ہوا مدینہ کے پاس پہنچ گیا۔

اپنے لشکر کو وہاں چھوڑ کر وہ چھپتا ہوا یہودی قبیلہ بنو نضیر کے رئیس حیی بن اخطب کے مکان پر پہنچا اور اس سے مدد چاہی لیکن اس نے مسلمانوں سے اپنے معاہدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد ابوسفیان بنو نضیر کے دوسرے رئیس سلام بن مشکم کے پاس پہنچا اور اس سے مسلمانوں کے خلاف مدد چاہی۔ اس نے نہ صرف ابوسفیان کی آؤ بھگت کی بلکہ اسے مسلمانوں کے بارے میں معلومات بھی دیں۔

صبح ہونے سے قبل ابوسفیان وہاں سے نکلا اور اپنے لشکر میں پہنچ کر اس نے قریش کے ایک دستے کو مدینہ کے قریب عریض کی وادی میں چھاپہ مارنے کے لئے روانہ کر دیا۔

اس وادی میں جو کہ مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھی ان ایام میں مسلمانوں کے جانور چروانے کیلئے لائے جاتے تھے۔ لیکن جس وقت قریش کا دستہ وہاں پہنچا وہاں پر کوئی جانور نہیں تھا لیکن ایک انصاری اور ان کا ایک ساتھی وہاں پر موجود تھے۔ قریش نے ان دونوں کو پکڑ کر وہیں پر قتل کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کھجور کے درختوں، مکانوں اور جھونپڑیوں کو آگ لگا دی اور واپس ابوسفیان کے پاس پہنچ گئے۔

ابوسفیان نے اس کامیابی کو اپنی قسم کو پورا کرنے کے لئے کافی سمجھا اور لشکر کو واپسی کا حکم دیا۔

جیسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت لے کر ان کے تعاقب میں نکلے لیکن ابوسفیان اس تیزی سے بھاگا کہ مسلمان اسے نہ پکڑ سکے۔

ابوسفیان کا لشکر اپنی رفتار کو تیز کرنے کے لئے اپنا سامان اور کھانے پینے کی اشیاء راستے میں پھینکتا گیا جن میں بڑی تعداد ستوؤں کی تھی۔ ستو کو عربی زبان میں سویق کہتے ہیں اسی وجہ سے اس مہم کا نام غزوہ سویق رکھا گیا۔

تجزیہ

1۔ اگر ابوسفیان 200 مسلح سواروں کے ساتھ پلان کر کے مسلمانوں پر بےخبری میں حملہ کر دیتا تو مسلمانوں کا بہت نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے روایتی طرز پر حملہ کیا اور درختوں اور مکانوں کو آگ لگائی۔ دو مسلمانوں کو قتل کیا اور وہاں سے بھاگ گئے۔

2۔ سیکیورٹی اقدام کے باوجود قریش کا مسلح لشکر مدینہ کے اتنے نزدیک پہنچ گیا۔

3۔ گو کہ قبائل سے معاہدے ہوئے ہوئے تھے اس کے باوجود معاملات پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت تھی۔

4۔ قریش کے حملے کے خطرے کی وجہ سے مسلمانوں کو ہر وقت state of readiness میں رہنے کی ضرورت تھی جو کہ ان حالات میں بہت مشکل کام تھا کیونکہ مسلمانوں کی کوئی standing army نہیں تھی اور صرف بوقت ضرورت ہی فوج اکٹھی کی جاتی تھی۔

5۔ اس واقعے کا مسلمانوں کے morale پر بھی بہت منفی اثر ہو سکتا تھا لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ان میں موجودگی اور غزوہ بدر میں کامیابی نے انہیں ایسے اثرات سے بچا لیا۔

6۔ مسلمانوں کو یہ علم ہو گیا کہ باوجود باہم معاہدوں کے قبائل میں ہمیشہ ایسے elements ہوتے ہیں جو کہ موقع ملنے پر دوسرے کی کمزوری کو exploit کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

غزوۂ بنو قینقاع

اس غزوہ کی تاریخ کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ کے مطابق یہ غزوہ شوال 2 ہجری میں جبکہ کچھ کے مطابق یہ ذوالحجہ 2 ہجری میں ہوا۔

پس منظر

1۔ گو کہ مسلمانوں اور یہود قبائل کے درمیان امن کا معاہدہ تھا اس کے باوجود یہودی چھیڑ چھاڑ اور ایسی شرارتوں سے باز نہیں آتے تھے جن سے معاملات میں سنگینی پیدا ہو سکتی تھی۔

2۔ غزوۂ بدر کے بعد یہودیوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا تھا کہ قریش سے کامیابی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان یہودیوں سے بھی لڑ سکتے ہیں۔ موقع آنے پر یہودی مسلمانوں کو اپنی طاقت دکھا دیں گے۔

3۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہا یہودیوں کو سمجھانے کے باوجود معاملات بہتری کی طرف نہیں جا رہے تھے اور یہودی شرارتوں سے باز نہیں آ رہے تھے اور کسی بھی موقع کو exploit کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔

4۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے اختلاف کی صورت میں عام طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کی دلداری فرماتے تھے تاکہ معاملات نہ بگڑیں اس کے باوجود یہودیوں پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔

5۔ **وجہ جنگ:** جو واقعہ اصل میں لڑائی کا سبب بنا وہ یہ تھا کہ ایک مسلمان عورت بازار میں ایک یہودی کی دکان پر کچھ سامان لینے کے لئے گئی۔ دکان پر پہلے سے موجود چند شریر یہودیوں نے اسے نہایت اوباشانہ انداز میں چھیڑا اور خود دکاندار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور اس نے اس عورت کے کپڑوں کو اس کی لاعلمی میں کیل یا کانٹے سے پرو دیا کہ جب وہ وہاں سے اٹھی تو کپڑے پھنس کر اتر گئے اور وہ ننگی ہو گئی جس پر اس یہودی دکاندار اور اس کے ساتھیوں نے زور سے قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگے۔ مسلمان عورت نے شرم سے چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے وہاں پر ایک مسلمان موجود تھا۔ موقع پر لڑائی ہوئی اور یہودی دکاندار مارا گیا۔ اتنی دیر میں وہاں پر اور یہودی اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس مسلمان کو قتل کر دیا۔ دونوں طرف جب اس واقعے کی خبر پہنچی تو مسلمان اور یہودی اکٹھے ہو گئے اور ایک بلوہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ اس واقعے کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤسائے بنو قینقاع کو جمع کر کے اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے پھر وہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو جب ہم سے مقابلہ ہو گا تو پتہ لگ جائے گا کہ لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں۔

6۔ یہود کی ہٹ دھرمی سے مجبور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جمعیت اکٹھی کی اور بنو قینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمانوں کے وہاں پہنچنے کے باوجود یہودی صلح پر راضی نہ ہوئے اور اعلان جنگ کر دیا۔

تعداد مسلمان: ایک جمعیت جس کی تعداد معلوم نہیں ہے۔

تعداد بنو قینقاع: جوان لوگوں کی تعداد 700 تھی اس کے علاوہ باقی تمام قبیلہ۔

یہود کا روایتی طریق جنگ:

اس زمانے میں یہودی قبائل جنگ کی صورت میں عام طور پر اپنے قلعوں میں محصور ہو کر بیٹھ جاتے تھے جبکہ فریق قلعوں کا محاصرہ کر لیتا تھا۔ موقع دیکھ کر دونوں ایک دوسرے پر حملے کرتے تھے۔ آخر میں یا تو محاصرہ کرنے والی فوج مایوس ہو کر یا تنگ آ کر محاصرہ اٹھا لیتی تھی یا پھر محصورین مقابلے کی تاب نہ لا کر قلعے کا دروازہ کھول دیتے تھے اور اپنے آپ کو فاتحین کے سپرد کر دیتے تھے۔

جنگ کی کارروائی

1۔ بنو قینقاع نے بھی یہی طریقہ اپنایا اور قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔

2۔ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور 15 دن تک سخت محاصرہ جاری رکھا۔

3۔ اس عرصے میں بنو قینقاع کا تمام زور ٹوٹ گیا اور انہوں نے اس شرط پر قلعوں کے دروازے کھول دئے کہ ان کے اموال تو مسلمانوں کے ہو جائیں گے جبکہ ان کی جانیں بخش دی جائیں گی۔

بنو قینقاع کی سزا

گو کہ باہم معاہدے کے مطابق یہودیوں پر موسوی شریعت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے تھا جس کے مطابق اس قبیلے کے تمام افراد واجب القتل تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہت نرم سزا دی۔

1۔ بنو قینقاع مدینہ سے نکل جائیں گے۔

2۔ ان کا مال، آلات حرب اور آلات پیشہ زرگری بطور مال غنیمت مسلمانوں کو مل جائیں گے۔

تجزیہ:

1۔ یہودیوں نے خود ہی لڑائی شروع کی اور پھر خود ہی قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔

2۔ ایسے طریق جنگ میں حملہ آور کہیں دور سے آئے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ ہی دنوں میں اگر وہ فتح حاصل نہ کر سکیں تو ان کے لئے انتظامی مشکلات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ بنو قینقاع نے یہ نہیں سوچا کہ مسلمان تو لوکل ہیں انہیں ایسی کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی تھی۔

3۔ اس غزوہ میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی اور نہ ہی بنو قینقاع کے لوگوں نے بہادری کا کوئی نمونہ دکھایا جس کے پیش نظر وہ مسلمانوں کو دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ جب ہم سے مقابلہ ہو گا تو پتہ لگے گا۔

4۔ اس غزوہ سے مسلمانوں کو یہ فائدہ ہوا کہ ایک بدعہد اور معاند قبیلہ مدینہ سے نکل گیا۔

5۔ مدینہ میں مسلمانوں کی سیکیورٹی پوزیشن بہتر ہوئی۔

غزوہ ذی امر

اس غزوہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم محرم یا صفر 2 ہجری کو روانہ ہوئے۔

تعداد مسلمان: 450 سوار اور پیادے۔

بنو ثعلبہ/بنو محارب: انہوں نے ابھی جمع ہونا شروع کیا تھا۔

جنگ کی کارروائی:

1۔ غزوہ قرقرۃ الکدر کے کچھ عرصہ کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ بنو غطفان کے قبائل بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے لوگ اپنے ایک نامور جنگجو دعثور بن حارث کی تحریک پر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے نجد کے مقام ذی امر میں جمع ہو رہے ہیں۔

2۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور 450 صحابہ (سوار پیادے) کو لے کر مدینہ سے نکلے اور تیزی سے ذی امر کے مقام پر پہنچے۔

3۔ جیسے ہی دشمن کو آپؐ کی آمد کی خبر ملی وہ فوری طور پر ارد گرد کے پہاڑوں پر چڑھ گئے۔

4۔ جب مسلمان وہاں پر پہنچے تو دشمن ان کے اچانک آنے کی خبر سن کر وہاں سے بھاگ چکا تھا۔

5۔ اس غزوہ کا فائدہ یہ ہوا کہ دشمن کی طرف سے وقتی طور پر خطرہ ٹل گیا۔

6۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر تین دن (بعض روایات میں ایک ماہ) قیام کیا اور واپس مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

تجزیہ

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ارد گرد کے علاقے پر گہری نظر رکھتے تھے اسی وجہ سے آپؐ کو دشمن کے اکٹھے ہونے کی بروقت اطلاع مل گئی۔

2۔ آپؐ کی فوری کارروائی سے دشمن surprise ہوا کیونکہ وہ اتنے تیز ردعمل کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا اور وہاں سے بھاگ گیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ مدینہ پر حملے کی کوشش نہیں کی۔

3۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوری کارروائی کے سبب مدینہ پر سے وقتی طور پر حملہ ٹل گیا۔

غزوہ بحران

اس غزوہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اواخر ربیع الاوّل 3 ہجری کو روانہ ہوئے۔

تعداد مسلمان: ایک جمعیت (بعض جگہ پر 300 صحابہ کا ذکر ہے)

بنو سلیم: ابھی اکٹھے ہو رہے تھے

جنگ کی کارروائی

1۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو انٹیلیجنس موصول ہوئی کہ ایک مرتبہ پھر بنو سلیم وادی بحران میں مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہو رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے ساتھ قریش کا ایک دستہ بھی موجود ہے۔

2۔ آپؐ نے فوری طور پر مسلمانوں کی ایک جمعیت اکٹھی کی اور بحران کی سمت روانہ ہوئے۔

3۔ بنو سلیم کو جیسے ہی مسلمانوں کے آنے کی خبر ملی وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔

4۔ آنحضرتؐ وہاں پر کچھ دن (بعض جگہ 10 راتوں کا ذکر ہے) گزار کر واپس مدینہ آ گئے۔

تجزیہ

1۔ کامیاب انٹیلیجنس کے سبب دشمن کو اکٹھے ہونے کا موقع نہ مل سکا۔

2۔ فوری کارروائی کی وجہ سے دشمن لڑائی کے بغیر ہی منتشر ہو گیا۔

3۔ مسلمانوں کے اچانک پن حاصل کرنے کی وجہ سے دشمن سنبھل نہ سکا۔

4۔ بیرونی خطرات بڑھتے جا رہے تھے۔

سریہ زید بن حارثہ

یہ مہم آنحضرتؐ نے جمادی الآخر 3 ہجری کو روانہ فرمائی۔

تعداد مسلمان: ایک دستہ (100 سوار) کمانڈر زید بن حارثہ۔

تعداد قریش: تجارتی قافلہ، کمانڈر ابوسفیان بن حرب۔

کارروائی

1۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کا ایک بڑا تجارتی قافلہ مکہ سے نجدی راستہ کے ذریعہ شمال کی جانب جا رہا ہے۔

2۔ نجدی راستے پر چونکہ قریش کے حلیف قبائل آباد تھے اس لئے اس راستے کو محفوظ سمجھا جاتا تھا۔

3۔ قریش کو کمزور کرنے اور انہیں صلح جوئی کی طرف مائل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اس راستے پر بھی ان کے قافلوں کی روک تھام کی جائے۔

4۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کی روانگی کی خبر سنتے ہی زید بن حارثہ کی سربراہی میں ایک دستہ اسے intercept کرنے کیلئے روانہ فرمایا۔

5۔ قریش کے اس تجارتی قافلے کے ساتھ ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ بھی تھے۔

6۔ اسلامی دستے نے قافلے کو نجد کے مقام قردہ میں intercept کیا۔ اس اچانک حملے سے گھبرا کر قریش کے لوگ تمام سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

7۔ اسلامی دستہ کثیر تعداد میں مال غنیمت لے کر مدینہ واپس آیا۔

باقی صفحہ 6 پر

فتح نصیب جرنیل اور اطاعت شعار سپاہی

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب

اس مضمون میں آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابی، اسلام کے درخشندہ گوہر۔ فتح نصیب جرنیل۔ اطاعت شعار سپاہی حضرت خالد بن ولید کے اوصاف اور کردار کی چند جھلکیاں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت خالد اسلام کے شدید دشمن ولید بن مغیرہ کے فرزند تھے۔ مخزوم قبیلہ سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ کی والدہ کا نام لبابہ تھا۔ جو حضرت ام المومنین میمونہؓ کی رشتہ دار تھیں۔ آپ کا خاندان زمانہ جاہلیت سے ممتاز چلا آ رہا تھا۔ فوج کی سپہ سالاری کا عہدہ آپ ہی کے خاندان کے سپرد تھا۔ ظہور اسلام کے وقت آپ ہی اس عہدہ پر فائز تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ستائیس سال تھی۔ کفار کی طرف سے اسلام کے خلاف تقریباً ہر مہم میں آپ شریک تھے۔ غزوہ احد کے موقعہ پر جب لشکر کفار شکست کھا کر بھاگ رہا تھا تو خالد کی دوربین نگاہ اس درہ پر پڑی جہاں رسول خدا ﷺ نے حفاظت کے لئے چند صحابہ کو مقرر کیا تھا۔ خالد نے اسی راستہ سے مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ جس سے مسلمانوں کو دکھ اٹھانا پڑا۔ اسی طرح صلح حدیبیہ اور جنگ خندق میں بھی آپ کفار کے لشکر میں شریک رہے۔ ان کو رسول خدا سے بے حد نفرت تھی۔ پھر ان کی زندگی پر وہ دور آیا جبکہ خدا نے آپ کو مشرف بہ اسلام کیا۔ یہ 7ھ کا واقعہ ہے۔

قبول اسلام

آپ نے اسلام قبول کرنے کی داستان خود بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

جب خداتعالیٰ نے مجھ پر اپنا فضل کرنا چاہا تو اس نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی اور مجھے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ میں سوچا کرتا تھا کہ میں آنحضرت ﷺ کے خلاف ہر جنگ میں لڑا لیکن ہمیشہ ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور ہم اسلام کی شان و شوکت مٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے آہستہ آہستہ میرے دل میں خیال پیدا ہونے لگا کہ میں غلط راستے پر کھڑا ہوں۔ کوئی غیبی طاقت ضرور میرے دل میں آنحضرت ﷺ کے لئے جگہ پیدا کر رہی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ عمرة القضاء کے لئے تشریف لائے تو میں مکہ سے نکل گیا اور جب تک رسول اللہؐ مکہ میں رہے میں وہاں داخل نہ ہوا۔ میرے بھائی ولید بن ولید جو مسلمان ہو چکے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہؐ نے مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں کہاں تھا۔ اس پر میرے بھائی نے مجھے یہ خط لکھا۔

مجھے تعجب ہے کہ تم اسلام سے اس قدر برگشتہ کیوں ہو حالانکہ جس عقل کے تم مالک ہو۔ وہ کبھی بھی اسلام کے حقیقی نور سے دور نہیں رہ سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تمہارے متعلق دریافت فرمایا اور مجھ سے پوچھا کہ خالد کہاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ خالد کو اللہ ہی لائے تو لائے۔ آپ نے فرمایا خالد جیسا شخص کبھی اسلام کی حقیقت سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑتے۔ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اے برادر تم بہت دنوں تک گمراہی میں رہے ہو۔ اب حقیقت کو پہچانو اور سیدھے راستے پر آ جاؤ۔

یہ خط پڑھ کر میرے دل پر پڑے ہوئے تاریکی کے پردے چھٹ گئے اور مجھے اسلام سے رغبت پیدا ہوگئی۔ سب سے زیادہ خوشی مجھے اس گفتگو سے ہوئی جو رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق بھائی سے کی تھی۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا اور جب میں نے تیاری مکمل کر لی تو صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابوجہل سے ملا اور انہیں اپنے ارادہ سے آگاہ کیا۔ دونوں متعجب ہوئے اور اشتعال انگیز باتیں کیں۔ لیکن میں نے ان کی پرواہ نہیں کی اور اپنے دوست عثمان بن طلحہ کے پاس گیا اور اس سے کہا ہماری مثال اس لومڑی کی سی ہے جو بھٹ میں چھپی ہوئی ہو لیکن بھٹ میں اگر کثرت سے پانی ڈالا جائے تو اسے وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ مسلمان ہم پر غالب آ جائیں گے۔ کیوں نہ ہم پہلے ہی مسلمان ہو جائیں۔ عثمان میری توقع کے برعکس ہمارے ہمراہ مدینہ جانے پر آمادہ ہو گئے اور اگلے روز سورج طلوع ہونے سے پیشتر ہم دونوں نے مدینہ کی راہ لی۔ راستہ میں انہیں عمرو بن العاص بھی مل گئے جو مسلمان ہونے کے لئے مدینہ جا رہے تھے۔ جب رسول خدا ﷺ کو ان لوگوں کے مدینہ آنے کی خبر پہنچی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا مسلمانو! مکے نے اپنے جگر گوشے نکال کر تمہارے سامنے ڈال دیئے۔

نئے کپڑے پہن کر حضرت خالد اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور درخواست کی کہ میں نے اسلام کے خلاف جو کارروائیاں کر کے گناہ کیا ہے اس کے معافی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے میرے لئے یہ دعا کی۔

اے اللہ خالد کی پچھلی تمام لغزشوں کو جو اس سے تیرے دین کی مخالفت میں سرزد ہوئی معاف فرما۔

حضرت خالد نے کہا خدا کی قسم جس دن سے میں نے اسلام قبول کیا اس دن سے رسول خدا ﷺ نے میرے اور دوسرے صحابہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ ہر موقعہ پر دوسرے صحابہ کے ساتھ شریک فرماتے تھے۔ حضرت خالد کے مدینہ میں رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے مکانوں میں سے جو حارثہ بن نعمان نے حضور کو پیش کئے تھے ایک مکان مرحمت فرمایا۔ (سیرت حلبیہ)

جنگ موتہ اور خالد

اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو ہمہ تن اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اور خدا کی راہ میں آپ کو نہ اپنی جان کی پرواہ تھی نہ مال کی۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں آپ سب سے پہلی جنگ جس میں شریک ہوئے وہ جنگ موتہ تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابی حارث بن عمیر کو حاکم بصرہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا۔ ان لوگوں نے حارث کو شہید کر دیا۔ اس پر جمادی الاول 8 ہجری میں رسول اللہؐ نے ایک لشکر شام بھجوایا اور زید بن حارثہ کو قائد بنایا اور ان کے بعد جعفر بن ابو طالب اور عبداللہ بن رواحہ کو بالترتیب قائد مقرر فرمایا۔ اس کے مقابل میں شاہ روم کا ایک لشکر جرار تھا۔ یہ تینوں قائد یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن ولید کو اپنا قائد مقرر کر لیا۔ حضرت خالد نے اپنی جنگی قابلیت کا کمال مظاہرہ نہایت درجہ اخلاص سے کیا۔ راتوں رات اسلامی لشکر کو ایک ایسی نئی ترتیب دی کہ دشمن سمجھا کہ مسلمانوں کو نئی کمک پہنچ گئی ہے اور نہایت خوبی کے ساتھ لڑتے ہوئے اپنے لشکر کو ہزیمت سے بچا لیا۔ جنگ موتہ کی بابت انہوں نے خود بتایا کہ اس موقعہ پر میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں اور یمنی تلوار صحیح سلامت رہی۔ اس موقعہ پر یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ ادھر یہ معرکہ ہو رہا تھا ادھر مدینہ میں رسول خدا ﷺ کو خدا یہ تمام ماجرا دکھا رہا تھا۔ آپ نے صحابہ کو تینوں قائدین کی شہادت کا حال سنایا اور فرمایا کہ ان کے بعد خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا اے اللہ وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو ہی ان کی مدد فرما۔ اسی دن سے ان کا لقب سیف اللہ پڑا۔

فتح مکہ اور خالد بن ولید

جب آنحضرت ﷺ اپنے دس ہزار قدوسیوں کو لے کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے ذی طوی مقام پر پہنچ کر اسلامی لشکر کو ترتیب دی اور چار حصوں میں تقسیم فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ مسلمانوں کا لشکر مکہ میں چار اطراف سے داخل ہو۔ (طبقات ابن سعد جلد 2 ص 98)

اس موقعہ پر رسول اللہؐ نے حضرت خالد کو میمنہ کا امیر مقرر کیا اور یہ پہلا موقع تھا کہ جب رسول خدا ﷺ کی جانب سے حضرت خالد کو قیادت سونپی گئی۔ مکہ کے زیریں حصہ میں خندمہ کے مقام پر صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابوجہل کی جمعیت سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ اللہ نے حضرت خالد کے لئے مقدر کر رکھا تھا کہ وہ اس دن اپنی تلوار کے جوہر دکھائیں اور انہیں لوگوں سے لڑیں جن کے ساتھ ہو کر وہ کچھ عرصہ قبل مسلمانوں سے جنگ کیا کرتے تھے۔

حضرت خالد کو رسول خدا ﷺ نے سب سے پہلے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا چنانچہ آپ کامیاب ہوئے اور شہر مکہ میں جب داخل ہو رہے تھے تو رسول خداتعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا کہ یہ کون ہے اور جب آپ کو اطلاع دی گئی کہ یہ خالد ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا بندہ بھی کیا خوب آدمی ہے۔ یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ جسے اس نے دشمنوں کے خلاف کھینچا ہے۔

(سیرت حلبیہ جلد 4 ص 286)

جنگ حنین میں آپ بڑی بے جگری سے لڑے۔ دشمنوں کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔ خود آپ کے بے شمار زخم آئے۔ رسول مقبول ﷺ خود آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ کی تیمارداری کے لئے ہدایات دیں۔

(سیرت حلبیہ جلد 2 ص 191)

خالد بحیثیت مبلغ اسلام

10 ہجری میں آنحضرت ﷺ نے حضرت خالد کو نجران کے علاقہ میں بھجوایا۔ آپ نے وہاں پہنچ کر اپنے ساتھیوں کو علاقہ میں تبلیغ کے لئے پھیلا دیا۔ چنانچہ قبیلہ نے دعوت اسلام کو قبول کیا اور اس کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو بھجوا دی اور ان کی تربیت کے لئے آپ وہاں ٹھہرے رہے اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک وفد لے کر آپ مدینہ پہنچے۔ اسی طرح جنگ یرموک میں عیسائیوں کے سفیر جارج کو آپ نے تبلیغ کی اور وہ دوران جنگ ہی مسلمان ہو گیا۔ فتنہ ارتداد کے وقت بنو ہوازن، بنو سلیم، بنو عامر انہیں کی کوششوں سے دوبارہ اسلام لائے۔

خلافت راشدہ کا عہد

حضرت خالد کی خدمات اور مہمات کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ میں بھی جاری رہا۔ چنانچہ جب رسول خدا کی وفات پر عرب میں ارتداد اور نظام شکنی کی رو چل پڑی اور ایسے فتنوں نے سر اٹھایا جس سے اسلامی عمارت کے متزلزل ہونے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے باغیوں کی اصلاح کے لئے گیارہ سردار مقرر فرمائے اور انہیں مختلف علاقوں میں بھجوایا۔ طلیحہ جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور بہت سارے قبائل کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس سے مقابلہ کے لئے آپ گئے۔ طلیحہ نے ان صحابہ کو جو دریافت حال کے لئے لشکر سے آگے روانہ کئے گئے تھے شہید کر دیا۔ جس کی بناء پر حضرت خالد نے اس کے لشکر کو تتر بتر کر دیا۔ طلیحہ بھاگ کر شام

چلا گیا۔ آپ نے لوگوں کو سمجھایا جس سے وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت خالد کے امتیازی اوصاف

حضرت خالد نے تقریباً سوا سو جنگوں میں حصہ لیا اور ہر میدان میں کامیاب و کامران رہے۔ کسی جگہ بھی آپ کو شکست کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ جہاں جاتے فتح اور کامیابی آپ کے قدم چومتی تھی۔ آپ ایک مدبر اور دور اندیش سپہ سالار تھے۔ آپ جانتے تھے کہ کس موقعہ پر آگے بڑھنا چاہئے اور کس موقعہ پر مدافعت کرنی چاہئے۔ آپ میں سپہ سالار کی صفات کے ساتھ ساتھ سپاہی کی صفات بھی بدرجہ اتم آپ میں موجود تھیں۔ حملہ کا موزوں وقت۔ دشمن کے حالات سے پوری طرح باخبر رہنا۔ مفتوح علاقوں کی حفاظت و نگرانی کے لئے پختہ انتظام۔ لشکر کے عقب کی حفاظت کا اہتمام۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو آپ کی جنگ میں پختہ کاری اور تجربہ کی شاہد ہیں۔ جب تک آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جاتے میدان جنگ سے نہ ہٹتے۔ آپ ایک نڈر انسان تھے۔ دشمن کی قلت و کثرت سامان جنگ کی فروانی آپ کو قطعاً مرعوب نہ کرسکتی اپنی ماتحت فوج سے بہت محبت کرتے اور نہایت نرمی سے پیش آتے۔ میدان جنگ میں شہادت حاصل کرنے کے حد درجہ شائق تھے۔ آپ کے اوصاف و اخلاق کا پتہ ان ارشادات سے ظاہر ہے۔ جو آنحضرت ﷺ، خلفاء اور جلیل القدر صحابہ نے فرمائے جن میں سے چند ایک بیان کئے جاتے ہیں۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:۔

’’خالد کو تکلیف نہ دو کیونکہ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ جسے اللہ نے کافروں پر گرایا ہے۔‘‘ (الاستیعاب جلد اول ص 158)

ایک جنگ کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔

’’اے گروہ قریش! تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کر دیا اور اس کے بھٹ میں گھس کر اس کو مغلوب کر دیا۔ اب عورتیں خالد جیسا بہادر پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔‘‘

(سیرت الحلبیہ جلد اول صفحہ 176)

قنسرین کی فتح کا حال سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا:۔

’’اس کارنامے سے خالد نے خود ہی اپنے آپ کو امیر بنا لیا۔ اللہ ابوبکر پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ وہ مجھ سے زیادہ مردم شناس تھے۔‘‘

(طبری جلد 4 ص 30)

حضرت خالد کی وفات پر حضرت عمرؓ نے فرمایا:۔

’’اسلام کی فصیل میں ایسی دراڑ پڑ گئی ہے جو کبھی پُر نہ ہو سکے گی۔ (طبری جلد 4 ص 155)

حضرت عمرو بن العاصؓ سے ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کے بارے میں رائے طلب کی تو انہوں نے کہا۔

’’جنگ کی سیاست کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ موت کی پرواہ مطلق نہیں کرتے۔ ان میں بلے کی سی پھرتی ہے اور ان کا حملہ شیر کے مانند ہے۔‘‘

(ابن عساکر ص 714)

دشمنان اسلام میں اکیدر رئیس دومہ نے آپ کے متعلق کہا۔

’’فتح حاصل کرنے میں کوئی شخص ان سے زیادہ خوش نصیب اور جنگی امور میں کوئی شخص ان سے زیادہ تجربہ کار نہیں ہے۔ خالد کے مقابلہ میں کوئی قوم خواہ اس کی تعداد کم ہو یا زیادہ ٹھہر نہیں سکتی۔‘‘

(الیعقوبی جلد 2 ص 144)

ان اقوال سے حضرت خالد کی بہادری اور استعداد کی صحیح تصویر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ آپ نے اطاعت امام کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کیا۔

آپ حضرت صدیق کی خلافت میں سپہ سالار جیوش اسلامی رہے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جنگ یرموک کے موقعہ پر آپ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہ کو سپہ سالار بنا دیا اور آپ کو مدینہ بلا لیا اور کہا۔

تم نے بہت سے کارہائے نمایاں کئے اور کوئی شخص تم جیسے کارنامے بجا نہ لاسکا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قومیں کچھ نہیں کیا کرتیں۔ جو کچھ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ (الطبری ص 206)

اس معزولی سے حضرت خالد کے عزم ارادہ، قوت، طاقت، دین کی حمایت، سرگرمی میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ ایک سپاہی کی حیثیت سے اس جانفروشی سے خدمات بجالاتے رہے جیسے آپ سپہ سالار ہونے کی حیثیت سے سرانجام دیتے تھے۔ تا وہ حیات ایسا بے نظیر نمونہ قربانی اور اطاعت کا پیش کیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ حضرت عمرؓ نے جو معزولی کی بابت حضرت ابوعبیدہ کو خط لکھا اس میں تحریر فرمایا۔

’’میں نے خالد کو کسی ناراضی یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا۔ بلکہ اس وجہ سے کیا کہ لوگ ان کی وجہ سے فتنہ میں پڑنے لگے تھے۔ مجھے ڈر پیدا ہوا کہ کہیں وہ خالد کی ذات پر بھروسہ نہ کرنے لگیں۔ میں چاہتا ہوں لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے بندہ کچھ بھی حیثیت اور اختیار نہیں رکھتا۔ (طبری جلد 4 ص 206)

حضرت عمرؓ کے دل میں خالد کا جو مقام تھا اس کا اندازہ اس روایت سے ہوتا ہے کہ جب آپ مدینہ آئے تو آپ نے فرمایا:۔

’’خالد اللہ کی قسم تم مجھے نہایت عزیز اور محبوب ہو‘‘

بنومخزوم کے شاعر ہشام بن مخیریؒ نے حضرت خالد کے بارے میں کچھ اشعار سنائے تو آپ نے اسے فرمایا:۔

’’تم نے ابوسلمان (حضرت خالد) کی قرار واقعی تعریف و توصیف نہیں کی وہ چاہتے تھے کہ شرک کو کلی طور پر نیست و نابود کردیں۔ انہوں نے اپنی زندگی نہایت اچھے طریقے پر گزاری۔ وہ اپنی مثال آپ تھے اور زمانہ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔‘‘

(ابن عساکر ص 714)

وفات

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ نے نہایت حسرت سے فرمایا:۔

’’میں ایک سو سے زائد جنگوں میں لڑا ہوں۔ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تلوار، تیر یا نیزے کے زخم کا نشان نہ ہو۔ میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میدان جنگ میں شہادت حاصل کرتا لیکن افسوس میں بستر پر پڑا ہوا اس طرح جان دے رہا ہوں جس طرح اونٹ جان دیتا ہے۔‘‘

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 104)

بقیہ از صفحہ 4 غزوات سرایا

تجزیہ

1۔ اس قافلے کے مسلمانوں کے ہاتھ لگنے سے جہاں قریش کا نقصان ہوا وہاں مسلمانوں کا بہت فائدہ ہوا نہ صرف مالی بلکہ نفسیاتی طور پر بھی مثبت اثرات سامنے آئے۔

2۔ قریش کے لئے اب کوئی راستہ بھی محفوظ نہیں تھا۔

3۔ قریش کی frustration میں اضافہ ہوا۔

غزوہ بدر اور غزوہ احد کے درمیانی عرصہ کا مجموعی تجزیہ

1۔ اس عرصے میں 5 غزوات اور ایک سریہ ہوئے۔

2۔ حالات

(prevailing environment)

مسلمانوں کے لئے یہ عرصہ مکمل طور پر غیر یقینی کا تھا۔ مسلسل خطرات ان کے سروں پر منڈلا رہے تھے۔ جن قبائل کے ساتھ مسلمانوں نے معاہدے کئے ہوئے تھے وہ بھی قریش کے ساتھ ساز باز کرنے میں مصروف تھے۔

مکہ میں زور شور سے جنگ کی تیاری ہو رہی تھی اور ان کے وفود پورے علاقے میں پھر رہے تھے۔ عرب کے رواج کے مطابق لوگوں کی غیرت ابھاری جا رہی تھی۔

3۔ انٹیلیجنس/ early warning system: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انٹیلیجنس اور early warning system بنایا ہوا تھا کہ سوائے ایک موقع کے عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت پر دشمن کی تیاری کی اطلاع مل جاتی تھی۔

4۔ فوری کارروائی (quick reaction)

دشمن کے بارے میں اطلاع ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوری کارروائی کرتے تھے تاکہ اسے پوری طرح تیاری کا موقع نہ مل سکے اور وہ اتنی جلدی مسلمانوں کے ردعمل کی توقع بھی نہیں کر رہا ہوتا تھا۔

اس عرصہ میں ایسے حالات تھے کہ متعدد مرتبہ مسلمانوں کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت کم وقت میں تیار ہو کر جانا پڑا۔ اس طرح مسلمانوں کے فوری react کرنے کی صلاحیت بہت بہتر ہو گئی تھی۔

5۔ عزم (determination)

کسی موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملات کو مؤخر نہیں کیا بلکہ فوری کارروائی کی تاکہ تمام دشمنان اسلام کو معلوم ہو کہ جب بھی وہ مسلمانوں کے مقابلے پر آئیں گے مسلمان پورے عزم اور طاقت کے ساتھ react کریں گے۔

6۔ معیشت پر اثرات

مسلمانوں کی معیشت پر اس سال ضرور منفی اثرات پڑے ہوں گے کیونکہ سال میں چھ مرتبہ اسلامی لشکر دشمن سے لڑائی کے لئے مدینہ سے نکلے۔ جتنا عرصہ وہ مدینہ سے باہر رہے وہ لوگ کام نہیں کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مال غنیمت بھی مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

7۔ حوصلے (Morale)

غزوہ بدر میں کامیابی اور بعد کی مہمات میں دشمن کا ان کے مقابلے پر نہ آنے سے مسلمانوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے تھے۔ مدینہ کے گرد و نواح میں مسلمان اب ایک تسلیم شدہ طاقت بن چکے تھے۔

8۔ یہ تمام عرصہ مسلمانوں کے لئے نہایت خطرے کا عرصہ تھا جس میں نہ صرف بیرونی دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ رہا بلکہ لوکل قبائل بھی اسلام دشمن عناصر سے گٹھ جوڑ کرتے رہے۔

9۔ مسلمانوں کی برتری:

اس عرصے کی تمام مہمات میں مسلمانوں کی ان کے دشمنوں پر ہر میدان میں برتری ثابت ہوئی اور ان کی ساکھ پر بہت مثبت اثر پڑا۔

اختتام

اس عرصے میں مسلمانوں نے اپنی پوزیشن نسبتاً مستحکم کی۔ جیسے ہی کسی طرف سے دشمن کے ان کے خلاف اکٹھے ہونے کی مصدقہ خبر آتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوری طور پر ان کے خلاف React کرتے اور انہیں سنبھلنے کا موقع نہ دیتے۔ اس عرصہ میں قریش مکہ کو تجارتی طور پر بھی کافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ مکہ سے شام کے تمام راستے مسلمانوں نے اپنے زیر اثر کر لئے تھے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں کو اس عرصہ میں کامیابی رہی۔

☆.........☆.........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم سلیم احمد سرمد صاحب معلم سلسلہ 276 رب گھوکھووال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 276 ر۔ب گوکھووال کے چار بچوں وجاہت احمد، منصور احمد، انصر احمد اور ذیشان احمد کو قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ مکرم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور مکرم حافظ عبدالجبار صاحب سابق معلم سلسلہ گوکھووال کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کا صحیح ادراک نصیب کرے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی ضلع اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عتیق احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ ثناء انوار صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد انوار احمد صاحب نگران حلقہ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ 7 نومبر 2014ء کو بمقام احمدیہ دارالذکر اوکاڑہ میں بعد نماز جمعہ فرمایا۔ دلہا مکرم میاں خوشی محمد صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت میاں مراد احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے جبکہ دلہن کے والدین حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکند پوری رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حافظ نور زمان صاحب نائب صدر مجلس نابینا ٹیلی فون آپریٹر ملٹری ہسپتال راولپنڈی بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ میزان بینک لمیٹڈ کو پرسنل بینکنگ مینیجرز، ٹریڈ فنانس مینیجرز، ریلیشن شپ/ کریڈٹ مینیجرز (ایس۔ایم۔ای اینڈ کمرشل)، آپریشنز آفیسرز، کیش آفیسرز، پرسنل بینکنگ آفیسرز، ٹریڈ فنانس آفیسرز، بزنس ڈویلپمنٹ آفیسرز، ریلیشن شپ/ کریڈٹ آفیسرز (ایس۔ایم۔ای اینڈ کمرشل) اور ایریا کوآرڈنیٹرز کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ سٹیٹ بینک آف پاکستان کو آفیسر گریڈ ون (OG-1) کی آسامیوں کے لیے بیچلرز ڈگری ہولڈرز سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید تفصیلات و درخواست فارم حاصل کرنے کے لئے وزٹ کریں: www.nts.org.pk

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ہوم ڈیپارٹمنٹ، لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ اور مائینز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے وزٹ کریں:
www.ppsc.gop.pk

۞ Gerry's dnata ٹریننگ سینٹر نے لاہور اور کراچی میں فلائٹ آپریشنز آفیسرز لائسنس کورس میں داخلوں کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے احباب وخواتین جن کی تعلیم انٹرمیڈیٹ (میتھ / فزکس) ہو، داخلہ کے لئے اپلائی کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات و داخلہ فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے وزٹ کریں:
www.gerrysdnata.com

۞ آفتاب سوپ فیکٹری پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنی نئی پراڈکٹ کی سیلز کے لئے ایریا سیلز مینیجر، ٹیریٹری سیلز آفیسر اور سیلز آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جن کی تعلیم انٹرمیڈیٹ/ گریجوایشن ہو اور سیلز اینڈ مارکیٹنگ میں 3 سے 5 سال کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی CV اس ایڈریس پر 21 نومبر 2014ء تک ای میل کر سکتے ہیں:
info@aftabsoapfactory.com

۞ یونیورسٹی آف لاہور کو ایلومینی کوآرڈنیٹر، سوشل میڈیا کوآرڈنیٹر، ڈیٹا اینالسٹ، سٹوڈنٹ ریپریزنٹیٹو آفس کوآرڈنیٹر، لرننگ سینٹر کوآرڈنیٹر، ایگزیکٹو سیکرٹری، آفس مینیجر، پراجیکٹ مینیجر اور پروگرامر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 16 نومبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

☆............☆............☆

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفیکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

3 دسمبر 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
2:00 am	آداب زندگی
2:35 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	عصر حاضر
4:15 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	نور مصطفویؐ
6:30 am	بستان وقف نو
7:30 am	الف اردو
7:45 am	آداب زندگی
8:25 am	آسٹریلین سروس
8:50 am	The Finality of Prophethood
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع 2009ء
1:00 pm	قصائص الانبیاء
2:00 pm	سوال و جواب 15 جون 1996ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 2014ء (سواحیلی ترجمہ)
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دینی و فقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:40 pm	الترتیل
11:10 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع

4 دسمبر 2014ء

12:40 am	فرنچ سروس
1:40 am	دینی و فقہی مسائل
2:15 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
4:10 am	انتخاب سخن
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	الترتیل
6:25 am	لجنہ اماء اللہ یوکے کا اجتماع
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	قصائص الانبیاء
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	سڈنی (آسٹریلیا) میں استقبالیہ تقریب 18۔ اکتوبر 2013ء
1:15 pm	آداب زندگی
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	کسر صلیب
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
8:00 pm	الف اردو
8:30 pm	آداب زندگی
9:05 pm	Persian Service
9:35 pm	ترجمۃ القرآن
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:10 pm	الحوار المباشر Live

☆............☆............☆

درخواست دعا

❁ مکرم منصور احمد خان صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب سابق امیر و مشنری انچارج کینیا کی کولہے کی ہڈی مورخہ 16 نومبر 2014ء کو گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آپریشن متوقع ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 21۔ نومبر

طلوع فجر	5:16
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 نومبر 2014ء

6:30 am	ہمبرگ میں استقبالیہ تقریب 5 دسمبر 2012ء
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
11:20 pm	پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب

اٹھوال فیبرکس بوتیک ہی بوتیک

گرم مرینہ وول + اتحاد کاٹن 3P+4P جرمن لیلن + بے بی پرنٹ کاٹن، مردانہ کی تمام ورائٹی مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)

فون: 047-6211510

0344-7801578 عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Fall winter Collection 2014/2015
Brands are Available @
LIBERTY FABRICS
Aqsa road Near Aqsa Chowk,
Rabwah Pakistan
+92-47-6213312

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

کاٹن، لیلن، لون اٹل، لیڈیز جینیس کی اعلیٰ ورائٹی مناسب ریٹس پر دستیاب ہے۔

لاہور فینسی کلاتھ ہاؤس انور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: ملک خلیل احمد 0300-7719022

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

سہارا شوگر فری ٹیسٹ کیمپ

سہارا لیبارٹریز کی طرف سے

مورخہ 22،23،24 نومبر کو صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک درج ذیل ٹیسٹوں کا اہتمام کیا جارہا ہے

1- شوگر ~~1X0/-~~ ہر خاص و عام بڑے، بوڑھے، بچے، جوان اور خواتین کے لئے مکمل فری

2- کولیسٹرول + شوگر 250+150 = ~~4X0~~/- = 250/- روپے صرف

نوٹ تمام احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ٹیسٹوں کیلئے صبح خالی پیٹ تشریف لائیں۔

3- F.F.T فرٹیلٹی فنکشن ٹیسٹ = شادی شدہ اولاد سے محروم بھائیوں، بہنوں اور بیٹیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ تشخیص کے بعد علاج سے اولاد کی نعمت سے فیض یاب ہوسکتے ہیں ~~7X0~~ = ~~5X0~~ = 2500 روپے صرف + شوگر فری

4- ALPHAFETOPROTIEN جگر کا کینسر = جگر کے کینسر جیسے جان لیوا اور موزی مرض کی ابتدائی تشخیص کیلئے ~~3X0~~ = ~~1X0~~ = 1000 روپے صرف + شوگر فری

5- CA-125 کینسر کی ابتدائی تشخیص = اگر آپکے جسم میں کہیں گلٹی، غدود، گلینڈ یا رسولی وغیرہ ہے یا محسوس کرتے ہیں تو اسکی ابتدائی تحقیق کیلئے اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں خدانخواستہ یہ جان لیوا موزی مرض کینسر کی ابتدا تو نہیں۔ ~~4X0~~ = ~~3X0~~ = 1800 روپے صرف + شوگر فری

6-TFT تھائیورائیڈ فنکشن ٹیسٹ = چست زندگی گزارنے کیلئے یہ پتہ لگانا نہایت ضروری ہے کہ آپکے ہارمونز لیول بیلنس ہیں یا نہیں۔ کم یا زیادہ دونوں صورتوں میں علاج کروانا نہایت ضروری اور آسان ہے۔ ~~2X0~~ = ~~2X0~~ = 2000 روپے صرف + شوگر فری

7- Vit-D-Level = اگر آپ اعصابی تناؤ، تھکاوٹ، کام میں سست روی ہڈیوں میں تکلیف کا شکار ہیں تو اس ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کے کہیں اسکی وجہ Vit-D کی کمی تو نہیں ~~3X0~~ = ~~2X0~~ = 2000 روپے صرف + شوگر ٹیسٹ فری

8- IGE الرجی = اگر آپ سکن الرجی، فیشل وغیرہ، میک اپ الرجی، خارش، خارش سے بننے والی سرخی، سوجن، خون کی حدت خارش سے جسم کا سرخ ہونا موسمی الرجی ڈسٹ الرجی کے شکار ہیں تو Ige لیول کے ذریعہ معلوم کریں کہ یہ کس حد تک ہے۔ ~~1X0~~ = ~~1X0~~ = 900 + شوگر ٹیسٹ فری

انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 40% سے 70% تک کم بیرون شہر سے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ بھی پرفارم کئے جاتے ہیں۔

تمام ٹیسٹوں کی تشخیص بذریعہ خون کی جاتی ہے۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک بروز جمعۃ المبارک 2:30 بجے تا 1:30 بجے وقفہ

Ph:0476215955
MOb:03336700829
03337700829

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

KHAS COLLECTION
Lakin Aam Prices
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

موسم سرما کی سیل کا آغاز

نئے موسم کی ورائٹی نہایت کم قیمت پر مورخہ 22 نومبر سے

لیڈیز بند جوتا	400,500,600
مردانہ جوگر	450
مردانہ بند جوتا	400

Miss Collection Shoes
اقصیٰ روڈ ربوہ